بہرِ نوع مسلم لیگ ، اقتدار کے اَدنیٰ و اعلیٰ پر فائز ہے ۔ میاں محمد نواز شریف موجودہ مُسلم لیگ کے رُوحِ رَواں اور ضیاء الحق کی پالیسیوں کے اَمین ہیں قائدِ اعظم اور مُسلم لیگ ان کا اوڑھنا بچھونا ہے ۔ انہیں ۴۲ سال کا ماضی آنکھوں کے سامنے رکھتے ہوئے مُستقبل کے تمام فیصلے کرنے ہیں مسلم لیگی ہونے کے ناطے ان پر سب سے بڑا قرض ایک ہی ہے ۔ اور وہ ہے نفاذِ اسلام ! جس کا وعدہ مُسلم لیگ نے ۴۷ء سے پہلے کیا ، ۷۷ء کے بعد کیا اور اب ۹۰ء میں اِسی وعدہ کو پھر دُہرایا گیا ۔ شریف لوگ تو وعدہ وَفا کرنے کے لئے موت سے بھی کھیل جاتے ہیں ، ہمارے حکمران اپنی انفرادی اور اجتماعی منفی خواہشات کو قربان کر کے دُنیا و عاقبت کی سُرخرُوئی حاصل کرنے کے لئے ایک بھرپور قدم اُٹھائیں اور عملی طور پر اللہ و رسول کے ساتھ کئے گئے وعدے پُورے کر دیں تو وہ قوم جس نے اُنہیں تین مواقع دیئے ہیں مُستقبل اُنہی کے حوالے کر دے گی اور کوئی منفی سیکولر قوت اِن کے مُنہ نہیں آئے گی ۔ ایک عرصہ پہلے تو یہ اعتراض تھا کہ "کِس مَسلک" کا اِسلام نافذ کریں ؟ حالانکہ یہ اعتراض بھی خواب میں بڑبڑانے کے سِوا کچھ نہ تھا مگر اب تو یہ اعتراض نہ صِرف ختم ہو چکا ہے ، بلکہ دَفن ہو گیا ہے ۔ کیونکہ دیوبندی ، اہلِ حدیث اور بریلوی علماء ، اور عوام میاں نواز شریف کے ساتھ ہیں اور بہرِ نوع ساتھ ہیں ۔ اب تو کسی قسم کے اعتراض ، اباء اور گُریز کی کوئی صُورت اور جَواز بھی باقی نہیں ہے ۔ اب تاخیر کیوں ——— ؟ اب اگر تاخیر ہو رہی ہے تو قطعاً بلا جَواز ہے ۔ بلکہ نیتّوں کے فتور کی وجہ سے ہے ۔ میاں نواز شریف نے جس طرح امریکی پالیسیوں کے مُنہ توڑ جواب کی ہمّت کی ہے اور پُوری قوم سے اِسکی داد بھی پائی اسی طرح نفاذِ اسلام کے سِلسلہ میں بیرُونی و اندرونی دَباؤ کو بھی پاؤں کی ٹھوکر پر رکھیں جبکہ تینوں مَسالک کے علماء اور عوام ان کے ساتھ ہیں ، اور یہی مُلک کی سب سے بڑی طاقت ہیں ۔ اب ڈر کاہے کا ۔

ہم ان مذہبی طبقات کے علماء اور عوام سے بھی کہنا چاہیں گے کہ اب وزیرِ اعظم کو پُوری طاقت سے اس سمت میں لیکر آگے بڑھیں اور نفاذِ اسلام کو ہی پہلی ترجیح بنائیں ۔

وفیات

حقیقت کو منوانے کے لئے دَلائل کا انبار لگانا صحّت مند عمل نہیں ہے ۔ حقیقت کو تسلیم کر لینا ہی فکر و دَانش کی معراج ہے ۔ جو لوگ حقیقتوں کو جانچنے اور پَرکھنے کی تجربہ گاہ میں اُترتے ہیں ان کا مشکوک ذہن کبھی بھی یقین کی منزل نہیں پا سکتا ۔ ہاں مگر موت ایک ایسی حقیقت ہے جو ارتیابیت کے ماروں کو یقین کی دَہلیز پر پٹخ دیتی ہے ۔ میٹیریلزم (مادّہ پرستی) ایک ایسی بیماری ہے جو اقوامِ مغرب کی کوکھ سے جنم لے کے مشرقیوں پر اپنا منحوس سایہ ڈال چکی ہے ۔ مگر موت کا عِلاج اقوامِ مغرب کے پاس ہے نہ ان مشرقی مقلدین کے پاس ! پاکستانی مقلدین تو بالکل ہی اندھے مقلد ہیں ۔ ان کے پاس تو اپنی تشکیک کا عِلاج بھی نہیں ہے ۔ اللہ سُبحانہٗ و تعالیٰ کے آخری نبی ، انسانِ کامل حضرت محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقوال و اعمال سے اُمت کے لئے یقین کا ایسا اُسوہ چھوڑا ہے جو موت کے

مہیب لمحوں میں بھی سکون بخشتا ہے ۔ مثلاً نابالغ بچہ یا بچی ماں کی گود سے موت کی آغوش میں چلے جائیں تو وہ والدین کے لئے ، جنازہ پڑھنے والے کے لئے توشۂ آخرت ہوتے ہیں وہ جہانِ باقی میں اپنے متعلقین کے سفارشی ہوتے ہیں ، اور فرطِ غم کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر دفورِ مسرّت کی فضا میں لے اُڑتے ہیں ، بالغ مرد و عورت قضاء و قدر کے فیصلوں کے سامنے سرنگوں ہو جائیں تو آل و اولاد کو انکی خدمت کے جمیل مواقع میسر آتے ہیں ، والدین کا قرض ادا کریں تو وہ قبر میں سکون و راحت پائیں گے ، اولاد انکی قضاء نمازوں کا فدیہ ادا کرے تو قبر کی شب ہائے دراز دفورِ نور سے چمک اُٹھتی ہے ۔

اور اگر والدین اپنی حیاتِ مستعار میں اولاد کو دینِ متین کا کارکن (حافظ و عالم) بنا گئے ہیں ، تو انکی قبر اندھیروں سے ناآشنا ہو گی ، اُجالوں کی وادی بن جائے گی ، خدمتِ دین کا آفتاب خُلد میں طلوع ہو گا جس کے طلوع کے لئے کبھی غروب نہیں ــــ گزشتہ دنوں ہمارے ماحول سے چند ایسے بزرگ دوست اور عزیز رخصت ہوئے ہیں کہ جن کی فرقت نے اجسام کو مضمحل کر دیا مگر ان کا جانا ارواح کے لئے تازیانہ ثابت ہوا کہ :

ع اے ز فرصت بے خبر در ہر چہ باشی زود باش

۱ ــــ حضرت مولانا غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ، جنہوں نے ڈیرہ غازیخاں کی پیارے والی مسجد میں عمر بتا دی ، مجلسِ احرارِ اسلام کے اکابر و اصاغر کے علاوہ تمام ہم مسلک علماء کو تبلیغِ دین کے خوبصورت مواقع فراہم کئے ۔

۲ ــــ حضرت مولانا عبدالغنی جاجروی رحمۃ اللہ علیہ (رحیم یار خان) تمام زندگی قرآن و حدیث کی تعلیم و تدریس میں صرف کر دی ایک عظیم الشان مدرسہ اپنی یادگار چھوڑا ۔

۳ ــــ مولانا محمد امین اللہ چوہان رحمۃ اللہ علیہ (رحیم یار خان) عمر بھر درس و تدریس میں مشغول رہے ۔ آپ مولانا عبدالحق چوہان کے رضاعی بھائی تھے ، مولانا عبدالغنی رحمہ اللہ کے خاص شاگردوں میں سے تھے ۔ عجیب اتفاق ہے کہ استاذ کی وفات کے چوبیس گھنٹوں بعد آپ بھی عقبیٰ کو سدھار گئے ۔

۴ ــــ حضرت مولانا حبیب گل صاحب (کوہاٹ) زندگی بھر تبلیغِ دین اور قیامِ حکومتِ الٰہیہ کے لئے سرگرمِ عمل رہے ، آپ کو جمعیتِ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے کام کرتے رہے مگر کام دین کا ہی کرتے رہے ۔

۵ ــــ حاجی غلام محی الدین صاحب مرحوم و مغفور تقسیم ملک سے قبل مجلسِ احرارِ اسلام سے وابستہ ہوئے مولانا گل شیر رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں سے تھے ، مولانا ابوالکلام آزاد کی شخصیت سے متاثر تھے ، اپنا ظاہر ویسا ہی بنا لیا تھا ۔ حضرت امیرِ شریعت کی جراٴت بہادری اور دین کے لئے انکی ان تھک مساعی جب بیان کرتے تو